21221 ـ مہدی كے خروج اور عيسى عليہ السلام كے نزول والى احاديث عمل ترك كرنے كا سبب نہيں بنتيں

سوال

بعض لوگ امام مہدى اور عيسى بن مريم عليہ السلام كے نزول والى احاديث كو اسلام كے ليے كام كرنے كو ترك كرنے كا مدعا سمجھتے ہيں، اور امام مہدى كے خروج يا عيسى بن مريم عليہ السلام كے نزول كا انتظار كرتے ہيں حتى كہ اسلام اور مسلمانوں كى عزت واپس پلٹے، اس فہم كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

امت اسلاميہ جس پسماندہ حالت تك پہنچ چكى ہے، اسے ديكھ كر پيشانى جھك جاتى ہے، ان حالات كى اصلاح كرنا ہر ايك مسلمان پر فرض ہے اور وہ اسے درست كرنے كا ذمہ دار ہے، ليكن يہ ہے كہ كچھ مسلمان اميد اور آروز كو كافى سمجھ كر اور اميد پر اكتفاء كرتے ہوئے عمل سے ہى ہاتھ روك بيٹھے ہيں اور امت مسلمہ جس حالت ميں ہو چكى ہے اس كى اصلاح كرنے سے روگردانى كرتے ہوئے اصلاحى عمل سے دور بھاگتے ہيں، اور اس كى دليل يہ ديتے ہيں كہ اس كا سبب ہم سے پہلے تھے، اور ہمارے بعد آنے والے اس كى اصلاح كريں گے!! اور اسى كو مدنظر ركھ كر اللہ تعالى كے دين كو پھيلانے اور نافذ كرنے سے يہ كہتے ہوئے توقف اختيار كرتے ہيں، يہ كام امام مہدى كريں گے.

يہ تو شرعى اسباب كو معطل كر كے تمناؤں اور اميدوں اور آروزؤں كى طرف دوڑ ہے، حالانكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

حقيقت حال نہ تو تمہارى آرزو كے مطابق ہے، اور نہ ہى اہل كتاب كى اميدوں پر موقوف ہے، جو برا عمل كرے گا وہ اس كى سزا پائے گا، اور وہ اپنے ليے اللہ تعالى كے علاوہ كوئى بھى معاون و مددگار نہيں پائے گا النساء (123).

جس منفى اثر سے آج كچھ مسلمان دوچار ہيں، ہو ہى نہيں سكتا كہ نصوص شرعيہ اس پر دلالت كرتى ہوں، بلكہ يہ تو سوء فہم اور سستى و كاہلى اور ذمہ دارى كے احساس سے دور بھاگنا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى نے تو مسلمانوں كو اس دين پر عمل پيرا ہونے اور دعوت الى اللہ اور كفار كے ساتھ جنگ و جدال اور انہيں حكمت اور بہتر اسلوب كے ساتھ وعظ و نصيحت كرنے، اور زمين ميں شرك ختم ہونے تك ان كے ساتھ

لڑنے کا حکم دیا ہے.

اللہ مالك الملك کا فرمان ہے:

اور تم ان (کافروں) سے لڑائی کرو حتی کہ فتنہ اور شرك باقی ہی نہ رہے، اور سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہو جائے، اگر تو وہ باز آجائيں تو جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہےالانفال (39).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کے ساتھ اس وقت تك جنگ کرنے اور لڑنے کا حکم دیا ہے جب تك فتنہ یعنی شرك باقی رہے، اور سارا دین اللہ تعالی کا ہی ہو کر رہ جائے، یعنی اللہ تعالی کا دین ہی باقی سارے باطل ادیان پر غالب ہو جائے. اھ

اور یہ حکم کسی خاص زمانے اور دور کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہر زمانے اور دور اور ہر جگہ میں مسلمان اس حکم پر مامور ہیں.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ دین اسلام کی سربلندی کے لیے کام کرنا اور روئے زمین پر اسے غالب کرنے کے لیے مسلمانوں کو جدوجھد اور کوشش کرنا ہو گی، اور اس تك لے جانے والے اسباب اور وسائل بھی استعمال کرنا ہونگے.

اور بعض لوگ امام مہدی کے خروج یا عیسی بن مریم علیہ السلام کے نزول والی احادیث سے غلط مراد اور سمجھ لے کر توکل کرتے ہوئے عمل ترك کر بیٹھتے ہیں، اور بیٹھ کر امام مہدی کے خروج یا عیسی علیہ السلام کے نزول کا انتظار کرنا شروع کر دیتے، اور دعوت الی اللہ اور اعلاء کلمہ کا کام ترك کر بیٹھتے ہیں....

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسباب پر حاصل کرنے اور زمین میں کوشش کرنے اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اپنا بچاؤ کا سامان لے لو، اور پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو، یا سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہوالنساء (71).

تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو، اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ تم اس سے اللہ تعالی اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکوالانفال (60).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تا کہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو، اور اللہ تعالی کی روزیاں کھاؤ(پیو) اسی کی طرف جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے الملك (15).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

سبقت کرنے والوں کواسی میں سبقت لے جانی چاہیے المطففین (26).

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیےالصافات (61).

اور اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور اس نے اس کے لیے حقیقی کوشش بھی کی ہو، اور وہ ہو بھی ایمان والا تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالی کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی الاسراء (19).

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے:

اور اپنے ساتھ زاد راہ لے لیا کرو، اور سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے البقرۃ (197).

اور اللہ تعالی نے تو مریم علیہ السلام کو بھی اس وقت اسباب پکڑنے کا حکم دیا تھا جب وہ کمزور ترین مرحلہ میں تھی.

فرمان باری تعالی ہے:

اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ یہ تیرے سامنے تروتازہ اور پکی ہوئی کھجوریں گرا دے گا مریم (25).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر معاملہ اور کام کی تیاری اور پلاننگ کرتے تھے، اور اس کا باقاعدہ نقشہ تیار کرتے جیسا کہ ہجرت کے سفر میں پیش آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع سے ہی سواریاں، راستہ کی راہنمائی کرنے والا گائڈ، اور رفیق سفر بھی تیار کر رکھا تھا، اور چھپنے کے لیے جگہ کا بھی انتخاب کیا تا کہ تلاش کرنے والے تلاش میں ٹھنڈے پڑ جائیں، اور اس سارے پلان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راز داری کے احاطہ میں گھیرے رکھا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری سیرت اور ان کے غزوات اور جنگیں بھی اسی طرح تھیں، اور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی تربیت بھی اسی نہج پر کی تھی، لھذا جب وہ دشمن کے آمنے سامنے ہوتے تو پوری طرح مسلح اور تیار ہوتے.

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارك پر خود (ہیلمٹ) پہنا ہوا تھا، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے:

اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھےگا المائدة (67).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی حج یا عمرہ اور جھاد کے لیے نکلتے تو اپنے ساتھ زاد راہ اور ضروریات سفر اور سواریاں بھی لیتے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نفع دینے والی چیز کی حرص رکھو، اور اللہ تعالی سےمدد طلب کرو اور اللہ تعالی کی اطاعت میں سستی نہ کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2664).

اور ہمیں ذرا اس حالت کے متعلق سوچنا اورخیال کرنا چاہیے کہ اگر ہم سے پہلے لوگ بھی مہدی کے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے اور کفار کے خلاف نہ لڑتے اور دعوت الی اللہ کا کام نہ کرتے تو آج دعوت و تبلیغ اور امت کی کیا حالت ہوتی؟

اور کیا وہ تتاریوں اور صلیبیوں کو شکست سے دوچار کر سکتے، اور کیا وہ قسطنطنیہ کو فتح کر سکتے تھے؟

امام مہدی اور عیسی علیہ السلام کے نزول میں وارد ہونے والی شرعی نصوص کی غلط تاویل اور اس کی مراد اور معنی کی غلط سمجھ کے خلاف بہت سے علماء کرام نے بات بھی کی ہے، اور مبلغین اور کالم نگاروں نے بھی اس کا توڑ کیا ہے.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسلمانوں کے جائز نہیں کہ وہ اسلام کے لیے کام کرنا ترك کردیں، اور امام مہدی کے خروج اور عیسی علیہ السلام کے نزول کے انتظار میں وہ اسلامی مملکت اور حکومت قائم ہی نہ کریں، اس وہم یا ناامیدی کی بنا پر کہ یہ کام ان دونوں کے آنے سے قبل ممکن ہی نہیں، بلکہ یہ وہم باطل ہے، اور معطل کردینے والی ناامیدی ہے.

اس لیے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں نہیں بتایا کہ اسلام نہیں پلٹےگا، اور ان کے

دور کے علاوہ اسلام کی حکمرانی ہو ہی نہیں سکتی، بلکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہو کر رہے گا، لھذا یہ جائز ہے کہ اگر مسلمان اسلام کو غالب کرنے والے اسباب پر عمل کریں تو امام مہدی کے خروج اور عیسی علیہ السلام کے نزول سے قبل ہی اسلام غالب ہو سکتا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تم اللہ تعالی (کے دین) کی مدد و نصرت کرو گے تو اللہ تعالی بھی تمہاری مدد و نصرت فرمائے گا، اور تمہارے قدموں کو بھی ثابت قدم رکھےگا محمد (7).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

اور اللہ تعالی یقینا اس کی مدد و نصرت فرماتا ہے جو اس کی مدد کرے الحج (40).

عیسی علیہ السلام کے نزول وغیرہ کے متعلق وارد شدہ احادیث پر ایمان لانا واجب اور ضروری ہے، اور عمل ترک کرنے کا وہم ڈالنے والے لوگوں کے وہم کو بھی رد کرنا واجب ہے، اور ہر دور اور جگہ میں اس تیاری کرنا ضروری ہے. اھ

اور پروفیسر عبد العزیز مصطفی کہتے ہیں:

کفار کے ساتھ جھاد کرنا شرعی طور پر واجب اور محکم ہے منسوخ نہیں، چاہے وہ کافر کوئی بھی ہو، اور کہیں بھی پایا جائے، اور جس زمانے کا بھی کافر ہو اس کے خلاف جھاد کرنا واجب ہے، اور یہ ایك ایسی اسلامی حقیقت ہے جو ثابت ہے، اور یہ جھاد اپنی شروط، اور قواعد و ضوابط اور احکام کے ساتھ واجب ہوتا ہے، نہ تو اس جھاد کی شروط میں کوئی ایسی شرط ہے جس میں کہ جھاد کو غیب کے ظاہر ہونے تك مؤخر کردیا جائے، اور نہ ہی کوئی قاعدہ اور ضابطہ ہی ایسا ملتا ہے.

پہلے دور کے مسلمان تو ایسا نہیں سمجھے، اور نہ ہی انہوں نے ایسا کام کیا، بلکہ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ عنقریب اللہ تعالی ان کی تلواروں کے ساتھ کسری کی بادشاہت اور حکمرانی ختم کر کے رکھ دے گا تو اس خبر کے پورا ہونے کے انتظار میں بزدل بن کر گھروں میں چھپ کر نہیں بیٹھے، اور انہوں نے بغیر کسی اقدام کیے اس واقع کے پورا ہونے کا انتظار نہیں کیا، اور نہ ہی اس کے لیے انہوں نے جدوجھد کرنا ترک کی.

نہیں، بلکہ انہوں نے اس معاملہ کی تیاری کی اور اس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا، حتی کہ مدد و نصرت نازل ہوئی، اور شرعی حکم تقدیر کے حکم کے مطابق ہوا....

لیکن آج کے کچھ مسلمان کہتے ہیں: نہیں.. یہودیوں سے اس وقت تك جھاد نہیں جب تك دجال نہیں نکلتا.. لگتا ہے کہ دنیا میں یہ بھی دجال کے فتنوں میں ایك فتنہ ہے.

یہ کمزور اور بودی قسم کی کلام بہت سے مسلمان نوجوانوں میں پھیل چکی ہے، جس کی بنا پر انہوں نے بیت المقدس کے سلسلہ میں اپنے کندھوں پر عائد ہونے والی ذمہ داری اتار پھینکی ہے، جیسا کہ اس سے بھی کمزور اور غلط قسم کی کلام کے جھانسے میں آئے ہوئے ہیں کہ اسلامی حکومت اور حلافت اس وقت تك قائم نہیں ہو سکتی جب تك امام مہدی کا خروج نہیں ہوتا!!

اس کلام کی رٹ لگانے اور اس کی ترویج کرنے والوں پرتعجب ہوتا ہے، گویا کہ وہ اپنی زبان حال میں یہودیوں کو یہ کہہ رہے ہوں: تم اپنے دشمنوں پر اور سختی کرو..

اور نصاری کو یہ کہہ رہے ہوں کہ تم اپنی سرکشی اور بغاوت جاری رکھو...

اور مسلمانوں سے یہ کہہ رہے ہوں کہ تم آپس میں تفرقہ اور اختلاف جاری رکھو، اور آپس میں تنازع اور بزدلی قائم رکھو، حتی کہ تمہارے پاس امام مہدی آجائیں.

مجھے معلوم نہیں کہ وہ اس گمراہی اور پھسلن میں کونسی دلیل اور حجت کے ساتھ جا پڑے ہیں، ان کا وہم اور گمان ہے کہ امام مہدی ایسی قوم کے پاس آئےگا جو بیٹھی ہوئی ہے، یا پھر بزدلوں کی مدد کرے گا" اھ

دیکھیں: کتاب " المھدی و فقہ اشراط الساعۃ تالیف: شیخ محمد بن اسماعیل (710 ـ 722).

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو بہتر طریقہ سے ان کے دین اسلام کی طرف پلٹنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .